REGISTERED L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۷ | ۱۹۰۹ء | اکتوبر | یکم | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | نمبر ۴۰

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۰ قیمت ۴؍ معہ محصول ڈاک ۵؍ ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے ✤

سمپردائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰ قیمت ۱۰؍ معہ محصول ڈاک ۱۲؍ ✤

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر ہار پرسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴؍ اور ۸؍ اور ۱۲؍ محصول ۱؍ فی جلد زیادہ ✤

گنجینہ اسلام رومن اردو فی جلد ۴؍ محصول ۱؍
موازنہ مذاہب اردو ؍
ستیارتھ پرکاش درپن اردو ؍

شبد و غزلیں

اردو حروف۔ فی جلد ۔۔ ۹ پائی
ہندی میں ۔۔ ۶
گورمکھی میں ۔۔ ۶

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالۃ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائنس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و کتش

نور العظیم با تصویر اردو حروف قیمت ۔ ۲۰۰
رام پال سنگھ۔ اردو ۴؍ رومن ۰۰۰ ۸؍
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲؍ اور ۶؍
عزت بے شمال ۔ ۵؍ ۸؍
دولت لازوال ۔ ۵؍ ۸؍
حالات جاپان با تصویر ۔ ۰۰۰ ۸؍
چند لیلا اردو ۲؍ اور ۴؍ گورمکھی ۰۰۰ ۱؍

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	،،
ایک مجروح سپاہی	،،
مسیحی دین کی صداقت	،،
بندرگاہ میں داخل ہونا	،،
معجزہ	،،
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	،،
ارے اے سب لوگو	،،
سچی اور جھوٹی خیرات	،،
صفائی کی ضرورت	،،
تاریخ پلیگ	،،
ہدایت المتبرین	،،

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہمیشال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنسن کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فوز العظیم

یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	۱ر۶ پائی
اصلاح حفظان صحت	۱ر
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	۱ر
الکفارہ	۶ پائی
ویدک تصنیفات	۱ر۶ پائی
اسلام میں مسیح	۱ر۶ پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند باتصویر	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر۶ پائی

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عہ

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء

شمالی قطب کے دریافت کرنیوالے

آجکل دو اشخاص تمام دنیا میں مشہور ہو رہے ہیں اس لئے کہ دونوں نے شمالی قطب تک سفر کر کے ملک امریکہ کا جھنڈا مقام مقصود پر کھڑا کیا - یہ اشخاص ڈاکٹر فریڈرک البرٹ کک اور لفٹنٹ رابرٹ ایڈمن پیری ہیں - جو بہت برسوں سے اس کوشش میں مشغول رہے ہیں کہ شمالی قطب تک پہونچیں - ان دو آدمیوں کی سوانحعمری کا حال اس کتاب "Who's who in America" سے نورافشاں کے پڑھنے والوں کے لئے اقتباس و ترجمہ کیا جاتا ہے -

فریڈرک البرٹ ڈاکٹر اور ایکسپلورر مقام کیلیکن صوبہ نیویارک واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ میں ماہ جون ۱۰ ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوا تھا - اس کا باپ تھیوڈور البرٹ کک ہے اُن کا نام پہلے کوک تھا جو بدل کے اب کک لکھا جاتا ہے - شہر بروکلین میں اُس نے ۱۸۷۸ء اور ۱۸۸۵ء میں تعلیم پائی اور ۱۸۹۰ء میں نیویارک یونیورسٹی سے خطاب ایم ڈی حاصل کیا - ملک بیلجیم سے آرڈر آف لیوپولڈ اور رایل سوسائٹی کا سنہری تمغہ رایل جیوگرافکل سوسائٹی کا چاندی کا تمغہ اور امریکہ میں وہ نیشنل سوسائٹی اور فلاڈلفیا کے جیوگرافکل سوسائٹی کے ممبر بنائے گئے - ۱۸۹۱ء میں پیری صاحب آرکٹک مہم کیساتھ ڈاکٹر کا کام کیا - وہاں سے لوٹ کے ۱۹۰۶ء آپ ایک مہم کے سرغنے ملک الاسکہ کے سب سے اونچے پہاڑ پر چڑھ گئے - یہ پہاڑ مونٹ میکنلی کہلاتا ہے اور پانچ میل اونچا ہے صاحب موصوف کے سوا کسی نے اس پہاڑ کی چوٹی تک چڑھنے کی جرأت نہیں کی - صاحب موصوف انہی دنوں میں ۱۸۹۷ء ایک مہم کے سردار بنے جس نے ملک بلجیم سے جنوبی قطب کو دریافت کرنے کے لئے سفر کیا - اس مہم کی حالت ایک کتاب میں جس کو صاحب نے تصنیف کیا ہے پائی جاتی ہے - اس کتاب کا نام "Through the first antarctic night" ہے - ایک اور کتاب بھی لکھی گئی مسمی بہ "The top of the Continent" جس میں میکنلی پہاڑ پر چڑھ جانے کا احوال پایا جاتا ہے اور بھی بہت تصنیفات ان کی قلم سے صادر ہوئی ہیں جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں - ۱۹۰۸ء کے ماہ اپریل ۲۱ کو صاحب موصوف شمالی قطب تک پہونچے اور ستمبر ۲۰ ۱۹۰۹ء اپنے شہر نیویارک کو لوٹ آئے - اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ قبول کئے گئے -

رابرٹ ایڈمن پیری صاحب یو - ایس جنگی جہاز کا سول مقام کریسن صوبہ پنسلوانیا واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ میں ماہ مئی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے - ۱۸۷۷ء میں وہ بوڈوان کالج میں تعلیم پا کے یونائیٹڈ سٹیٹس نیوی میں اکتوبر ۲۶ ۱۸۸۱ء میں سول انجنیر تھے - ۱۸۸۴ء میں نکاراگوا نہر پر اسسٹنٹ انجنیر مقرر ہو گئے اور ۱۸۸۷ء سے ۱۸۸۸ء تک اس نہر کے انتظام میں مشغول رہے - ۱۸۸۶ء میں ملک گرینلینڈ کی سیر کر کے اس کے برفی پہاڑ کا حال دریافت کیا - ۱۸۹۱-۲ء میں اس نے ایک مہم گرینلینڈ سے لے کے شمالی قطب تک جانیکا قصد کیا - پر اس میں وہ کامیاب نہ ہوئے - لیکن انہوں نے نئی زمین پائی جو اب ملولی لینڈ اور ہل پرن لینڈ کہلاتا ہے - یہ زمین گرینلینڈ کی پرلی طرف واقعہ ہے - اس وقت وہ گرینلینڈ کے چاروں طرف سفر کر کے ثابت کیا کہ یہ جزیرہ ہے - اس کام کے واسطے اس نے امریکہ انگلینڈ اور سکاٹلینڈ کے کئی تمغے حاصل کئے - ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۵ء میں اُس نے پھر مہم کا ارادہ کیا - اور ایک قوم کی جو گرینلینڈ کے پہاڑی لوگ ہیں حالت دریافت کی اور نیز لوہا کا مشہور پہاڑ دریافت کیا معلوم ہوا کہ لوہا کا پہاڑ تین میٹیورٹس یعنی گرے ہوئے ستارے جو خالص لوہا کے ہیں ان تینوں میں سے ایک کا وزن ۹۰ ٹن یعنی ۲۲۵۰ من پختے کا ہوتا ہے - تمام دنیا میں کوئی میٹرایٹ اس قد کا نہیں ہے ۱۹۰۵ء میں پھر شمالی قطب کی طرف گیا اور ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۷ء میں وہ لوہے کے میٹی ریٹ امریکہ کو لے آیا پھر ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۲ء تک اس نے گرینلینڈ کے جزائر کا سیر کیا - اور سب سے زیادہ شمالی زمین پا کے اس کو راس مارس کے کا نام دیا 83°-39 n. lat اور شمال کو جا کے 84°-17 n. lat تک پہونچ گیا - اس کام کے واسطے اس نے بہت سنہری تمغے پائے - صاحب موصوف نے بھی کتابیں لکھی ہیں - جن میں ایک مسمی بہ "Northward over the great ice" زیادہ دلچسپ ہے -

۱۹۰۸ء میں پیری صاحب نے آخری مہم پر چڑھائی کی - اور اس میں وہ کامیاب ہوئے ماہ اپریل ۱۹۰۹ء میں وہ شمالی قطب تک پہونچ گئے -

کک صاحب ایک سال پیشتر پہونچے - لیکن دونوں صاحبان ماہ اگست میں اپنے دوستوں کو اپنی کامیابی کی خبریں دے سکے -

افسوس کی بات ہے کہ پیری صاحب ڈاکٹر کک صاحب کی خبر کو جھوٹی بتلاتے ہیں - لیکن اکثر لوگ کک صاحب کا بیان صحیح و معتبر جانتے ہیں - سچ بات یہ ہوگی کہ یہ دونوں صاحبان کامیاب ہوئے ہیں اور دونوں عزت کے لائق ہیں - لیکن پہلا جو قطب تک پہونچا وہ غالباً ڈاکٹر فریڈرک البرٹ کک ہوگا -

ای - ایم - ڈبلیو -

ہم بڑی خوشی کیساتھ ہمعصر ویک دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء کے اس بیان کو درج اخبار کرتے ہیں جو ہمعصر موصوف نے ایک پادری صاحب کی خدمت کے متعلق اپنے دورے کے حال میں درج کیا ہے "شملہ سے اور چلیں تو نشاہ پر بھا پڑاؤ کوٹ گڑھ ہے۔ پہلی تین منزلوں میں برابر چڑھائی ہے اور پھر اترائی شروع ہو جاتی ہے۔ بڑا پُر فضا رستہ ہے۔ نیچے کی خوب کیفیت نظر آتی ہے۔ کوٹ گڑھ سے، رام پور کی ریاست قریب ہے۔ ایک پڑاؤ درمیان ہے۔ کوٹ گڑھ میں جاکر عجیب کیفیت نظر آتی ہے۔ یہ مقام بالکل ایکانت میں واقعہ ہے۔ کوٹ گڑھ پہونچنے سے پیشتر دور سے عیسائیوں کی کوٹھیاں اور گرجہ دکھلائی دینے لگ جاتا ہے۔ کوٹ گڑھ میں عیسائیوں کا اڈہ خوب جما ہوا ہے۔ یہ عیسائیوں کی بستی معلوم ہوتی ہے۔ جب ہمیں وہاں جانے کا اتفاق ہوا اس وقت وہاں ایک بزرگ سفید ریش پادری صاحب عیسائیوں کے بڑے مہنت بہت عرصے سے وہاں ستھاپن تھے۔ سنا گیا کہ وہ ایام ۱۸۵۷ء کے غدر سے وہاں مستقل طور پر مقیم ہیں۔ اور اس علاقے میں جب سے کام کر رہے ہیں۔ اُن کی برسوں کی محنت عیسائی دہرم کے پرچار میں اب پھل لا رہی ہے۔ اس اکیلے بزرگوار کی لگاتار محنت اور جانفشانی سے اس پہاڑی علاقے میں عیسائی دہرم کا جھنڈا بڑی شان و شکوہ سے لہرا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی واقعی محبت اور پریم کی وجہ سے پہاڑی لوگوں کے دلوں کو ایسا شیدا اور ممنون کر رکھا ہے کہ وہاں اُن کے نام کا سکہ جما ہوا ہے۔ کام کرنیکا ڈھنگ اُن کا ایسا دلکش اور لبھانے والا ہے کہ لوگ ان کو دیوتا کی طرح پوجتے ہیں۔ اور بڑی عزت کرتے ہیں۔ جس کھیتی کے لگانے میں انہوں نے اپنا سارا جیون وقف کیا تھا۔ وہ پھل لا رہی ہے۔ ان کے عالیشان باغ کے احاطے میں ان کی اپنی کوٹھی اور گرجہ ہے۔ دن میں تین یا چار مرتبہ جس وقت گرجہ کا گھنٹہ بلند آواز سے بجتا ہے۔ دور دور سے استری، پرش، بچے جوان وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور پادری صاحب وہاں ان کو انجیل سے مناوی سناتے ہیں۔ اُن کی اس تلقین سے اور وعظ سے پہاڑی علاقے کے بہت سے لوگ باضابطہ بپتسمہ لیکر عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور ان کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی ہے جنہوں نے ابھی بپتسمہ نہیں لیا ہے وہ بھی نیم عیسائی سمجھے جاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ پہاڑی لوگ بڑے شوق سے وعظ سنتے ہیں۔ اور پادری صاحب کو دیوتا کے برابر سمجھتے ہیں حضرت مسیح کو اوتار کے برابر مانتے ہیں۔" نہ صرف کوٹ گڑھ میں بلکہ گرد و نواح میں دور تک پادری صاحب کی مناوی کا اثر پہونچا ہوا ہے۔ کاش کہ پادری صاحب کی طرح جس کی تعریف ایک غیر مذہب والا شخص ایسی خوبی کیساتھ کرتا ہے۔ اور دیگر تمام خادمان دین کوشش کریں تو کامل اُمید ہے کہ یہ ملک مسیح کی مناوی سے ضرور مستفیض ہوگا۔ اور نمایاں ترقی عمل میں آئےگی۔ لیکن اس پادری صاحب کی طرح محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔ بے سست گفتگوؤں سے کچھ نہیں بنتا محنت شرط ہے۔ خادمان دین اس بزرگ خادم کا نمونہ لو کیونکہ وہ مسیح کا اچھا خادم ہے۔ جس کا کھیت اس طرح بارآور ہو رہا ہے۔ اگر اپنے کھیتوں کو ہرا اور بھرا دیکھنے چاہتے ہو تو اس بزرگ کا نمونہ بہت اچھا ہے۔ ہماری دعا ہے خدا ان کے کام پر اور زیادہ برکت دے۔

ریویوز

تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن۔ اس نام کی ایک کتاب برائے ریویو ہمارے دفتر میں بھیجی گئی ہے۔ ہم نے اس کا مطالعہ کیا کتاب حقیقت میں نایاب ہے۔ لائق مصنف نے اپنی قلم جادو رقم سے مسئلہ اعجاز قرآن کے مختلف پہلوؤں پر وہ روشنی ڈالی ہے۔ جو مطالعہ ہی سے متعلق ہے واقعی مصنف نے اسے تصنیف کرکے ملک اور قوم کی ایک بڑی ضرورت* کو پورا کر دیا ہے۔ اور جس لیاقت اور قابلیت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ترتیب مضامین نہایت ہی عمدہ۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ مذہبی لٹریچر میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے یہ کتاب انیس ابواب پر منقسم ہے۔ جو کہ ایک سو اسی صفحوں پر ختم ہے۔ مگر طرفہ یہ کہ قیمت صرف ۸ ہے۔ ہم ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس نایاب اور قابل قدر کتاب کو خرید کر فاضل مصنف کی حوصلہ افزائی فرماوینگے اور اُس کی اعلیٰ لیاقت کی داد دینگے۔ مسیحی مناودں کے لئے یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے۔ باوجود اتنا بڑا حجم ہونے کے بھی قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفیض ہو سکیں یہ کتاب پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

*نوٹ۔ اہل اسلام کے (دیکھو کالم ۳)

اخلاقی سبق۔ یہ چھوٹی کتاب بھائی کرپال سنگھ بی۔ اے کی تصنیف ہے۔ جس میں لائق مصنف نے چھوٹے چھوٹے اخلاقی افسانے درج کئے ہیں جنکو پڑھکر نوجوان اور طالبعلم بھی اپنے لئے پند و نصائح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی کتابوں کا ہونا ہند کے لئے نہایت ہی مفید ہے تاکہ طالبعلم بیہودہ ناولوں سے رہائی پاکر اخلاقی نصائح کو پڑھنے لگیں اور اپنی آئندہ زندگی میں برائیوں سے محفوظ رہیں۔ حجم کتاب ۶۸ صفحے ہے۔ قیمت صرف ۳ ہے کتاب دفتر پرچارک لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ دعوے کیساتھ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ فصاحت قرآن نہ خود معجزہ ہے اور اس سے قرآن کی صداقت کا ثبوت پیش کیا کرتے تھے یہ کتاب بڑی خوبی کیساتھ اسبات کو رد کرتی ہے اور اُن کی اس تشفی کو عمدہ دلائل کیساتھ رد کرتی ہے خاصکر مسیحی مناودں کو اس کتاب کا ضرور ہی مطالعہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس مسئلہ کی نسبت مصنف نے یہ لاجواب کتاب لکھی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مصنف کی محنتوں کا عمدہ اجر دیوے۔





ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ اگرچہ یہ آیتیں یہود و نصاریٰ کی نسبت ہیں۔ جن کو قرآن اہل کتاب سمجھ کر نرمی سے پیش آنے کے کہتا ہے مگر اس کے برعکس اور دیگر آیات بھی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو اور ان کے ساتھ مت ملو اور جہاں تک مسلمانوں کا واسطہ ان کے ساتھ پڑا ہے وہاں سوا سختی کے اور کوئی سلوک ان کے ساتھ کیا نہیں گیا پر منافقوں کافروں کے ساتھ اور غیر مذاہب کے دوسرے لوگوں کے ساتھ جو جزیہ وغیرہ کی شرح ہے وہ کہاں ہے۔ ان کو تو صاف فی یقاتل لکھا ہے۔ بلکہ عام معنوں میں سب کے ساتھ ایسا ہی سلوک بہت سی آیتوں میں بتایا جاتا ہے دونوں قسم کی آیتوں کا پایا جانا کسی خاص بات کو قائم نہیں کرتا جو آیتیں ہم نے اوپر معہ حوالجات کے دکھلائیں۔ اُن کو دیکھنا چاہئے کہ ظلم و جبر اور لڑائی کی عام تعلیم موجود ہے

قولہ۔ یہ صریح حکم مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا گیا ہے "لا اکراہ فی الدین" مذہب میں کوئی جبر نہیں"

اقول۔ اگر صرف ایسی تعلیم قرآن میں ہوتی اور جبر و ظلم کی تعلیم نہ ہوتی تو ہمارا اعتراض بالکل فضول تھا پر اب تو بے شمار آیتیں قرآن میں موجود ہیں۔ کہ جن میں جبر کا حکم ہے۔ اور ان پر تو ہمارا اعتراض ہے۔ ضرور پہلے پہلے جبکہ اسلام کا شروع زمانہ تھا اس وقت یہ تعلیم رائج تھی۔ مگر جب کہ مذہب کے ساتھ دنیاوی حکومت بھی ہاتھ آ گئی تو تعلیم فی یقاتل فی سبیل اللہ کا نقارہ بجنے لگا۔ جس نے ملکوں میں تہلکہ مچا دیا۔ اور چہار سو اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔ اور اس کے بعد جس قدر اسلام حکومت کے اختیار سے مستفیض ہوتا گیا یہ زور اسی قدر زیادہ بڑھتا چلا گیا۔ اور اسلام کا تلوار کے زور سے پھیلایا جانا عمل میں آتا رہا۔ جس بات کی تواریخ بخوبی گواہ ہے۔ ان تمام باتوں پر پانی پھیر دینا۔ اور دعوے کرنا کہ جبر اسلام میں منع ہے بالکل راست معلوم نہیں ہوتا۔

قولہ۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ تمام کتب مقدسہ میں سے صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہو جس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں کو مذہب کے پھیلانے کے جبر و اکراہ کا حکم دیا ہے۔

اقول۔ اس میں الزام کی کوئی بات نہیں قرآن کی صاف تعلیم ہے کہ کافروں منافقوں اور منکروں۔ اور مشرکوں کو مارو اور غیر مذاہب والوں سے لڑو اور اُن کو نہ چھوڑو جب تک کہ انصاف پورا نہ ہو جائے۔ اگر اسلام کے پیرو ایسا نہ کرتے تب بھی کوئی بات ہوتی۔ لیکن جہاد کے وعظ دین اسلام میں عام طور سے دیئے جاتے رہے ہیں اور لوگوں کو لڑائی پر آمادہ کر کے اسلام کو فروغ دیا گیا ہے۔ اسلام میں ملک گیری کا یہی ایک بڑا ذریعہ رہا ہے پس جب ایسی تعلیم موجود ہے۔ تو پھر یہ معاملہ صاف ہے دیگر کتب مقدسہ میں ایسی خطرناک تعلیم ہے ہی نہیں یہ خصوصیت صرف قرآن ہی میں ہے۔ اس لئے اس پہ اعتراضات شروع سے اُٹھائے گئے ہیں۔ لیکن اب روشنی کے زمانے میں چونکہ ایسی تعلیم قابل گرفت ہے۔ اب اسلام کے حامی اُس کی تفسیر و تاویل کر کے اس داغ اور بڑے دھبے کو دھونے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ ان تمام آیتوں کو تو قرآن سے نکال نہیں سکتے جن میں صاف طور سے یہ تعلیم موجود ہے۔ ایسے انکار سے ہوتا ہی کیا ہو

قولہ میں ذیل میں چند آیات پیش کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ آیات ناظرین کو اس نتیجے تک پہونچا دینگی کہ قرآن شریف اس سے پاک ہے کہ وہ یہ حکم دے کہ مذہب کے پھیلانے کے لئے تلوار کو استعمال کیا جاوے۔ الخ

اقول۔ ہم مانتے ہیں کہ ایسی آیتیں قرآن میں موجود ہیں کہ جن میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ نرمی کرو دوستی کرو آزادگی دو۔ مگر ان کے برخلاف آیتیں بھی موجود ہیں جن میں اس کے برخلاف جبر کی تعلیم ہے۔ تو پھر کس کو مانا جاوے۔ ناسخ منسوخ کا جھگڑا تو اسلام مانتا ہے۔ یا پہلی آیتوں کو منسوخ کرو گے یا دوسری کو بس جھگڑا ختم ہوا۔ پر حقیقت یہ ہے کہ ایک وقت حکمت عملی کا موقعہ تھا کہ اپنے مطلب نکالنے کے لئے کہا گیا۔ کہ جبر دین میں جائز نہیں۔ پر جب ضرورت پڑی تو خوب دل کھول کر تلوار سے کام لیا گیا۔ اور مذہب کے لئے دھوم مچائی گئی اور جہاد کی آیتیں نازل ہو گئیں۔ یہی تو حقیقت حال ہے جس کی شہادت تواریخ محمدی بخوبی دیتی ہے۔ بقول اس کہنے کے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ جب موقعہ کام نکالا گیا ہے۔ ان آیتوں کے پیش کر دینے سے ہمارا اعتراض رد نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ویسا ہی قائم رہتا ہے۔

قولہ۔ مندرجہ ذیل چند آیات لکھی جاتی ہیں۔ جن میں آپ کو یہ فہمائش کی گئی ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں ان لوگوں کے لئے جو آپ کے وعظ سننے سے انکار کرتے ہیں۔

اقول۔ اگرچہ یہ تعلیم ہے پر تواریخ شہادت دیتی ہے کہ حضرت محمد صاحب نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اُن لوگوں سے جنہوں نے ان کے اسلام کی بات نہ مانی اور انکار کیا۔ ان پر جبر و ظلم روا رکھا گیا لڑائیاں کی گئیں اُن کے سر توڑے گئے جزیہ لیا گیا۔ اور قسم قسم سے سختیاں اُٹھائی گئیں حالانکہ حکم ہوا تھا کہ اس امر میں مشقت نہ اُٹھاؤ۔ فہمائش تو ہو۔ مگر یہاں اس پر عمل کون کرتا۔ حکومت تو جبر اور تلوار سے پھیلی تھی۔ یوں باتوں کے جمع خرچ کون مانتا تھا ناچار تلوار ہاتھ میں پکڑ کر حکمت عملی کو کام میں لانا پڑا۔ اسلام کا پھیلانا مدعا تھا۔

باقی آئندہ

مراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

پھر ہیرود بادشاہ کے عہد میں ٹاسٹیس سے اسی قسم کی مثال ملتی ہے۔ کہ ونسیاسی ان اور میوسی آنس دونوں سوریا کے حاکم تھے۔ مقدم الذکر پلستائن میں جنگی کارروائی کرتا اور موخر سوریا میں حاکم تھا۔ مگر دونوں خطاب اور درجہ میں برابر تھے۔ ایسا ہی رشتہ قوبرینی اس۔ اور وارس کا ہو سکتا ہے۔ ٹاسٹیس۔ ونسیاسی ان کو لائن میں ڈکس لکھتا ہے (Dux) اور لوقا نے جو یونانی لفظ قوبرینی اس کے حق میں لکھا ہے وہ یہی مطلب رکھتا ہے۔ یعنے نائب۔ بادشاہ کا نائب۔ ایک اور مثال یہ ہے کہ کاربولو سوریا کی فوجوں پر حکمران تھا جب پارتھیا اور ارمینہ سے جنگ ہو رہی تھی۔ اور سیسٹی اس گالس سوریا کا حاکم تھا یوسیفس گالس کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن کاربولو کا نام تک نہیں لکھا ہے (جنگ یہود کتاب ۲ باب ۱۴ فصل ۳)۔ قوبرینی اس کی بابت مذکورہ تواریخی حالات سے پروفیسر صاحب نتیجہ قائم کرتے ہیں کہ وہ سوریا کا حاکم ان ایام میں تھا جب وہ ہوموناڈین سے جنگ کر رہا تھا یعنے ۱۲ سے ۶ ق م میں اور وارس سوریا کا اندرونی انتظام کرتا تھا۔ قوبرینی کی نادر حکومت کم از کم دو برس تک یہی اور ہیرود کی موت سے پہلے ختم ہو گئی۔ کیونکہ ٹاسٹیس سے پتا ملتا ہے کہ ہیرود کی موت پر یہودیہ میں پل چل اٹھی جو وارس نے بند کی تھی۔ اور اگر قوبرینی اس اس وقت سوریا میں ہوتا تو یہ کام بھی اسی کو کرنا پڑتا۔ (ایضاً صفحہ ۲۷۳) پس یوسیفس لوقا کے برخلاف کوئی سند نہیں ہے۔ اور لوقا نے بڑا مشکل اور مشتبہ بتا دیا ہے کہ پہلی اسم نویسی جس کا اگسٹس نے حکم جاری کیا تھا۔ سوریا کے حاکم قوبرینی اس کے وقت میں ہوئی تھی۔ چونکہ لوقا خود سوریا کے انطاکیہ کا رہنے والا تھا لہذا وہ قوبرینی اس کی بابت ٹھیک پتے لگا سکتا تھا۔

(۲) اگر اسم نویسی کا حکم سیٹرنائنس کے عہد میں صادر ہوا تھا۔ جبکہ وہ سوریا کا حاکم تھا۔ اور ۸ ق م میں اُس کی تعمیل ہونی چاہئے تھی۔ تو کیا وجہ ہے کہ قریباً دو سو برس تک ملتوی رہی؟

میری رائے میں مقدس لوقا اس سوال کے جواب کا ذمہ وار نہیں ہے۔ اُس نے صاف لکھا ہے کہ ایسا حکم صادر ہوا تھا۔ اور اُس کے صدور کے وقت سوریا کے حاکم کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن یہ بتلا دیا ہے۔ کہ جب وہ اسم نویسی جاری ہوئی اس وقت سوریا کا حاکم قوبرینی اس تھا۔ اور نہ لوقا سے ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ دیر کیوں ہوئی؟ کیونکہ وہ ملکی تواریخ مفصل طور سے نہیں لکھ رہا تھا۔ یہ بات دیگر تاریخ نویسوں سے دریافت کرنی چاہئے۔ پروفیسر ریمزے صاحب نے اپنی اُس کتاب میں جس سے ہم بیان اخذ کر چکے ہیں ثابت کیا ہے کہ یہ تعمیل ہیرود بادشاہ نے ڈلوائی تھی اور صرف مردم شماری والی اسم نویسی یہودیہ میں اُسوقت جاری کروائی تھی جس کے مطابق ہر ایک یہودی کو اپنے اپنے اصل گھر جانا پڑا تھا۔ لوقا لکھتا ہے۔ یاد رہے کہ اگرچہ یہودیہ ہیرودیس کے وقت میں رومی صوبہ نہیں ہو گیا تھا۔ تاہم رومی حکومت کے ماتحت تھا۔ وہ اگسٹس کی اجازت کے بغیر اپنے نالائق بیٹوں کو سزائے قتل نہیں دے سکتا تھا۔ علی* معاملات میں سیٹرنائنس اور وولومنس اور وارس حاکمان سوریا کی ہدایت اور اجازت کا محتاج تھا۔ (یوسیفس انٹی قوٹیٹی کتاب ۱۶ باب ۱۰ فصل ۸) اگرچہ یوسیفس پہلی اسم نویسی کے حکم کا ذکر نہیں کرتا۔ تاہم اس کی کتاب سے اتنا ظاہر ہے کہ ان ایام میں اگسٹس بادشاہ اُس سے (ہیرود سے) سخت ناراض ہو گیا تھا اور یہ حکم سنایا تھا کہ آئندہ ہیرود کو دوست نہیں بلکہ رعیت‡ سمجھا جائیگا۔ یوسیفس نے کچھ ذکر نہیں کیا کہ اس حکم کا کیا نتیجہ ہوا تھا۔ اور اس موقع پر لوقا کی مدد کار آمد ہے کہ اسم نویسی کا حکم جاری ہوا تھا ہیرود نے دو مرتبہ روم میں سفارت بھیجی تھی۔ تاکہ اپنی بریّت کرے اور بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرے۔ مگر کامیاب نہ ہوا تھا۔ اس حالت میں ایک تو اُس کو بادشاہ اگسٹس کی ناراضگی سے ڈر ہوا اور دوسری طرف اندیشہ تھا۔ کہ یہودی جو رومی رواجوں کے سخت مخالف تھے۔ رومی اسم نویسی کو گوارہ نہ کرینگے۔ اور بغاوت کرینگے۔ اور یوں دونوں طرف سے اُس کی بادشاہت کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہوا۔ اور اسم نویسی کی اس صورت پر زور دیا جو مردم شماری سے زیادہ نہ تھی۔ اور جو یہودیوں کو بھی ناگوارہ نہ گزرے گی۔ ہیرود نے اور بہتیرے کام یہودیوں کو خوش رکھنے کے لئے کئے تھے۔ اور اگسٹس کو بھی راضی رکھتا تھا۔ اور یہ سارے کام کرتے کرتے ممکن ہے کہ دو سال گزر گئے اور اسم نویسی کے حکم کی تعمیل فوراً نہ ہو سکی تھی۔ اور بجائے ۸ ق م کے ۶ ق م میں ہوئی۔ جب قوبرینی اس سوریا کا حاکم ہوا تھا۔

اگر سوال کیا جاوے کہ اگسٹس نے ایسی اسم نویسی

* ہیرود کے جانشین بھی اگسٹس کی منظوری (دیکھو کالم ۲)

(بقیہ حاشیہ کالم ۲) کے بغیر مقرر نہیں ہو سکتے تھے (انٹی قوٹیٹی کتاب ۱۷ باب ۳ فصل ۲)

‡ یوسیفس انٹی قوٹیٹی کتاب ۱۶ باب ۹ فصل ۳

کا حکم اُس علاقہ میں کیوں دیا تو حالات مذکورہ کی رو سے یہ جواب نظر آتا ہے کہ اُس نے پلسٹائن کا اندر دریافت کرنے کے لئے کہ اس اسم نویسی کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ یہودی ہمیشہ بغاوت کی روح دکھلایا کرتے تھے۔ سو بغاوت کرنے والوں کی تعداد معلوم کرنا بڑی ضروری مصلحت تھی۔ اور جو لوگ وہاں یہودی تھے۔ وہ عموماً امن سے رہتے تھے۔ اور روم کی طرف خیر اندیش تھے۔ اور اس نے گھرانوں کی اسم نویسی ضروری تھی۔ تاکہ دونوں قسم کے لوگوں کا شمار معلوم ہو جائے۔ یوسیفس نے ایک وفاداری قسم کا ایسا اچانک ذکر کیا ہے۔ اُس کا ماقبل یا مابعد باتوں کے ساتھ کچھ میل نہیں ہے یعنے اگسٹس کا اس بارے میں کوئی حکم بیان نہیں کیا ہے اور نہ اُس کی تعمیل کی تجویز کا کچھ ذکر کیا ہے۔ اور صرف یہ لکھا ہے کہ جب یہودیوں کی ساری قوم نے قیصر کی طرف اپنی خیرخواہی کا یقین دلایا اور بادشاہ کی حکومت کی طرف بھی ان آدمیوں (دیکھنے فریسیوں) نے قسم نہ کھائی جو ۰۰۰ سے اوپر تھے۔ (انٹی کوٹیز کتاب ۱۷ باب ۲ فصل ۴) یہ قسم اسم نویسی والی مذکورہ دور اندیشی کے ساتھ نسبت کھاتی ہے۔ اور گو یوسیفس نے اُس کا صاف ذکر نہیں کیا ہے۔ تاہم اُس کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہیرود کی زندگی کے آخر کی طرف یہودی گنے گئے تھے اور اس مردم شماری سے معلوم ہوا تھا کہ چھ ہزار باغی ہیں پس یوسیفس کے بیانات جو ذکر ہوئے ہیں۔ لوقا کے بیان کے لئے ضروری گنجائش ہے اور یوسیفس کی خاموشی سے لوقا والی اسم نویسی کے برخلاف استدلال کرنا سچی تحقیقات کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا ہے۔ باقی آئندہ

ایک بڑے مشہور چور پیارے موہن وت کو جو کہ کچھ عرصہ ہوا ہوڑہ میں گرفتار ہوا تھا۔ اور جس کے برخلاف پیشتر بھی بہت جرم ثابت ہو چکے ہیں۔ آٹھ سال قید جلاوطنی کی سزا ملی ہے۔

ویدک شائستگی

خیر اس لفظ کا ترجمہ کچھ ہی ہو یا گیا گیا گئو جو اہل ہنود کے بڑے برہم گیانی رشیوں میں سے ایک نہایت مشہور رشی تھے آپ گائے اور بیل کے گوشت کے کھانے کا اقرار کرتے ہیں

۳۔ شتپتھ براہمن کا آخری کانڈ برہدارنیک اُپنشد ہے اُس کے چھٹے ادھیائے کے چوتھے براہمن کو پتر منتھ براہمن کہتے ہیں۔ اس میں میاں بیوی کا تعلق اور اولاد پیدا کرنے کی ترکیب بتائی گئی۔ مثلاً اگر کوئی چاہے کہ پنڈت بیٹا پیدا ہووے۔ اور پوری عمر کو پاوے تو بیل اور چاول کی کھچڑی پکا کر اس میں گھی ڈال کر دونوں (یعنے میاں بیوی) کھاویں۔ مگر

Atha ya ichchhet putro me pandito vigitah samitingamah shush-ruso hitam vácham bháshitá jayeta. Sarván vedananubrawita. Sarvámayu riyáditi. Mánsaudanam pachyitwa Sarpishmanta mashniyátámishwaram janayitá vá aukshnená vá 'rshabhima vá

معنے:۔ جب کوئی چاہے کہ میرا ایسا بیٹا پیدا ہووے جو پنڈت نامشہور سبھاؤں میں جانے والا عمدہ بولنے والا ہووے۔ سب ویدوں کا جاننے والا۔ اور پوری عمر کو پہنچنے والا ہووے تو گوشت اور چاول پکا کر گھی کے ساتھ (یعنے پلاؤ پکا کر) دونوں کھاویں کہ پیدا کرنے کے قابل ہوں اوکشنا (aukshna) کے ساتھ یا آرشبھ (arshabh) کے ساتھ یہ برہدارنیک ادھیائے ۶۔ براہمن ۴ کنڈکا ۱۸)

بابو آر. سی. دت اوکشنا اور آرشبھ کی بابت لکھتے ہیں۔

"The meat should be of a young or of an old bull"

یعنے گوشت جوان یا بڑے بیل کا ہونا چاہیے۔

(Ancient India Vol I. P. 167)

بمبئی کے ایک ہندو پنڈت ستیا مبرتی اوکشنا کے معنے بتاتے ہیں "اوکشا جو ریتج سیچن وشے سمرتھ پرش گو تاکا ماس تس کرے"

یعنے وہ مرد گو جو ریتج ڈالنے کے قابل ہے اس کا نام اوکشا ہے۔ اُس اوکشے کے گوشت کے ساتھ پنڈت جی آرشبھ کی بابت لکھتے ہیں "رشبھ کے لئے تیسے بھی ایک بڑے والا تس کا ماس آرشبھ ہے"

یعنے اُس سے بھی زیادہ عمر والے کو رشبھ کہتے اُس کا گوشت آرشبھ ہے۔

اس معنے میں اور بابو آر. سی. دت کے معنے میں بہت فرق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ برہدارنیک اُپنشد کی رائے میں اگر کوئی اچھا بیٹا پیدا کرنا چاہے تو میاں بیوی جوان یا اس سے زیادہ عمر والے بیل کے گوشت سے پلاؤ پکا کر بھوجن کریں ✣

پنڈت ستیا مبرتی آخر زمانہ حال کے بچے ہندو ہیں جو اس منتر کے صحیح معنے جو اوپر اقتباس کئے گئے اپنے ارتھ اور ٹیکا میں وکرال ہندوؤں کے دل رکھنے کے لئے جو گوشت سے پرہیز کرتے ہیں ایک فٹ نوٹ میں بتاتے

ہیں۔ کہ اگنشا اور شبھ سے ہمالیہ کی کوئی طاقت بڑھانے والی بوٹی بھی ممکن ہے جس کی صورت بیل کے سینگ کی مانند ہو۔ پنڈت جی نے اس گمان پر بہت زور نہیں دیا کیونکہ انہوں نے مانسو دھم کا صاف ترجمہ گوشت ملا ہوا چاول کیا۔ اُس کی تشریح کے لئے وہ کوہ ہمالیہ کی کسی ادہ بوٹی کو نہیں ڈھونڈتے ہیں۔

لوط کا انتخاب

سر شام ابھی آفتاب دور مغرب سے سدوم اور عمورہ کی رفیع عمارتوں اور بلند مکانوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ لوط اپنے دستور کے مطابق شہر کے پھاٹک پر آ بیٹھا۔ یہ پہلی شام بالاتفاق حسنہ تھا کہ لوط اس پھاٹک پر آرام لینے بیٹھ گیا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر شام یہاں آ جاتا تھا۔ کیونکہ یہ عام آمدورفت کی جگہ تھی اور ادھر ادھر کے مسافر اسی پھاٹک سے شہر میں داخل ہوا کرتے تھے۔ لوط سدوم اور عمورہ کے باشندوں سے جو شرارت اور خباثت کی کٹھالی میں ڈھلے تھے بخوبی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مسافروں کی عزت لینا اور انہیں بے حرمت کرنا ان کا ادنے سا کرتب ہے یہ لوگ مسافر پروری کے بجائے مسافر آزاری کو اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر ناواقفیت سے یہاں آ نکلا۔ ان کے دام بدکاری میں پھنس کر ناحق جان سے ہاتھ دھو بیٹھیگا۔ اور مال گنوائے گا۔ یہی سبب تھا کہ لوط اس پھاٹک پر آ بیٹھا لوط کو یہاں بیٹھے اس وقت کچھ کچھ اندھیرا ہو چلا تھا کہ دو مرد (فرشتے) پھاٹک کے پاس آئے اور اُن کے بشرہ اور لباس سے لوط نے جان لیا کہ یہ مسافر اور پردیسی ہیں۔ کوئی ضرورت انہیں قلعہ و زندان میں لے آئی ہے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ استقبال کو آگے بڑھا اور کورنش کے لئے سر زمین تک جھکا کیونکہ سلام و آداب کا طریق یہی تھا۔ مصافحہ اور معانقہ کے بعد بڑے ادب سے یوں گویا ہوا۔ اے میرے خداوندو اب توجہ کر کے اپنے بندہ کے گھر چلئے اور رات بھر رہئے۔ اور اپنے پاؤں دھوئیے۔ اور فجر کو اُٹھ کر اپنی راہ لیجئے۔ لیکن ان مردوں نے جواب دیا "نہیں ہم رات بھر راہ میں رہیں گے" اس جواب سے لوط کے مسافر پرور اور خطر شناس دل پر دھکا سا لگا پس وہ بڑے زور کے ساتھ بار بار چلنے کے لئے ان کی منت سماجت کرنے لگا۔ آخرش بہت اصرار کے بعد وہ راضی ہوئے اور اُس کی طرف پھرے اور اس کے گھر گئے۔ جہاں اُس نے اُن کی مہمانی کی اور فطیری روٹی اُن کے لئے پکائی اور انہوں نے کھائی۔ باقی آئندہ

مشن کے ایک سٹیشن کا ٹوٹنا

جناب عالی۔

آداب۔ براہ نوازش ذیل کے چند سطور جناب کے اخبار گوہر کے کسی گوشہ میں درج فرما دیں۔ بندہ جناب کا نہایت ہی تہ دل سے مشکور ہوگا۔

افسوس ہے کہ چند وجوہات کے باعث موریوین مشن ہائے سٹیشن کیلانگ علاقہ لاہل ٹوٹ گئی اور آئندہ سال سے سوائے ایک مناد کے کوئی یوروپین پادری صاحبان یہاں پر نہیں رہا کرینگے۔ اس سبب سے یہاں کے مسیحیوں کو نہایت ہی سخت رنج ہو رہا ہے۔ اور ہنوز مشن کی طرف سے یہاں کے بھائیوں کے لئے کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں ہوا۔ پر اُمید واثق ہے کہ مشنری صاحبان بہت جلد کوئی عمدہ بندوبست کرینگے۔ لہذا ناظرین نور افشاں سے التماس کیا جاتا ہے کہ اپنی اپنی دعاؤں میں ان غمزدہ مسیحی بھائی بندوں کو بھی یاد فرما دیں۔ تاکہ بجائے رنج خوشی حاصل ہووے۔ زیادہ حد آداب۔

نیاز مند ٹی۔ نصیب علی موریوین مشن کیلانگ علاقہ لاہل۔ مورخہ ۱۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۹ء

کرسچن اینڈیور ورلڈز کنونشن کا پروگرام

جو بمقام آگرہ ۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳ نومبر ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوگی

سنیچر نومبر ۲۰ ۱۹۰۹ء

ویلکم میٹنگ۔

۸ بجے سے ½۹ تک۔

میر مجلس پادری ہربرٹ اینڈرسن کلکتہ۔

عبادتی جلسہ پادری ڈبلیو اے ولسن ڈی ڈی اندور۔

چیرمین صاحب کا ایڈریس۔

ورگریٹنگز (سلام)۔

آگرہ لوکل جنرل کمیٹی کے چیرمین ڈبلیو۔ ایچ۔ کاب۔ اسکوائر آئی سی ایس۔

آنڈیا کرسچن اینڈیور یونین کے ریپریزینٹیٹو۔

(۱) بجے پی۔ کاٹیلنگم اسکوائر ایم۔ اے۔ وائس پریزیڈنٹ آئی سی ای یونین۔

(۲) پادری ایل ٹی اہیو مولین برہما۔

(۳) پادری ایس ڈبلیو کرم گو۔ بی۔ ڈی ببئی۔

ریسپانسز (جواب)۔

(۱) پادری فرانسز ای کلارک ڈی۔ ڈی ایل ایل ڈی پریزیڈنٹ ورلڈز کرسچن اینڈیور یونین۔

(۲) انٹرنیشنل ریپریزینٹیٹو۔

½۱۱ بجے سے ۱ بجے تک۔ مضمون ہندوستان کے لئے مسیح کی ضرورت۔

میر مجلس لکھنؤ کے لارڈ بشپ۔

عبادتی جلسے پادری ولیم ہنٹلی۔ ایم۔ ڈی۔ بی ایس سی آگرہ۔

درس۔

(۱) ہندوستان کی ضرورت کا پورا کرنے والا یسوع مسیح ہے ڈاکٹر ایس۔ کے دتا لاہور۔

(۲) ہندوستان کے نوجوانوں کو مسیح کا پیغام پادری جے اے گرہم کلیمپانگ۔

۳½ بجے کنونشن کا افتتاح۔

۵ سے ۷½ بجے تک۔

ہندوستان مسیح کے واسطے ہے۔

میر مجلس پادری جے۔ بنگال ایم۔ اے مدراس۔

عبادتی جلسے مسٹر آنڈوی پرسیلین۔ سوہاگ پور سی۔ پی۔

درس۔

(۱) دیسی کلیسیا اس کی گذشتہ ترقی پادری جے۔ ایچ۔ واسکاف ڈی۔ ڈی۔ ویلور۔

(۲) دیسی کلیسیا۔ اس کی آیندہ ترقی۔ پادری آر۔ اے ہیوم ڈی۔ ڈی احمدنگر۔

(۳) مشرق اور مغرب یسوع مسیح میں ملکر ایک ہوں۔ دی بشپ آف لاہور۔

اتوار نومبر ۲۱

۸½ بجے سے ۹½ تک

کنونشن کا وعظ۔

(۱) انگریزی میں پادری ڈی۔ میکلین ڈی۔ ڈی ایل ایل ڈی۔ بمبئی

(۲) ہندوستانی میں پادری طالب الدین بی۔ اے لاہور۔

۱۲ بجے سے ۱½ تک

باہمی تنگویل میٹنگ۔

میر مجلس پادری اے۔ ایچ۔ ایونگ پی ایچ ڈی۔ الہ آباد۔

عبادتی جلسے پادری اے۔ جی۔ میکگا۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر۔ اور اے۔ ای گوڈون اسکویر کلکتہ۔

درس۔

(۱) ہمارا عہد۔ مسٹر کلارک بسٹن۔

(۲) ہندوستان میں کرسچن اینڈیور کا نظارہ۔ پادری ہربل بلیول۔

۳ بجے سے ۵ بجے تک۔

تعریف کی عبادت پادری سی۔ ایچ۔ سٹیپسن بی۔ اے۔ فتح پور

میر مجلس پادری جی۔ ایس دکنس کٹک اڑیسہ

پیر نومبر ۲۲۔

۷½ بجے سے ۸½ تک

عبادتی جلسے مختصر وعظ مضمون "مسیحی زندگی اور خدمت کے لئے روح القدس کی ضرورت"

پادری پادری ٹی۔ گرہم بیلی بی۔ ڈی۔ وزیرآباد۔

۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک۔

میر مجلس آنریبل ایم۔ ایس داس سی۔ آئی۔ ای اڑیسہ (میمبر بنگال لیجسلیٹو کونسل)

عبادتی جلسے پادری ڈبلیو۔ جے۔ ہچ کیمپانو

پریذیڈنٹ کا وعظ ورلڈز کرسچن اینڈیور یونین کے پریذیڈنٹ کی طرف سے پادری ڈاکٹر فرینس ای۔ کلارک بسٹن

ورلڈز کرسچن یونین کے سکرٹری کا وعظ مسٹر ڈبلیو شا بسٹن

ملکوں کے مختصر پیغامات۔

۲ بجے سے ۵ تک۔ تاج محل کی عمارت کی سیر۔

منگل نومبر ۲۳۔

۷½ بجے سے ۸½ تک

دعائیہ جلسہ اور مختصر وعظ مضمون "دسواں میجن اور امن کا گھنٹہ"

پادری بشپ ایف۔ ڈبلیو وارن۔ ڈی ڈی۔ لکھنؤ

۹½ بجے سے ۱۰½ تک

میر مجلس پادری اے۔ فرینس ایم۔ اے۔ سینٹ پیٹرزبرگ

عبادتی جلسے۔ پادری جے۔ ایم۔ بکر۔ انگول

عام مضمون "ہم کس بات پر آمادہ ہیں"

درس۔

(۱) کرسچن اینڈیور کے اصول اور مقصد۔ مس ایلا ایم وہیڈسلی لنڈن۔

(۲) کرسچن اینڈیور کے طریقے۔ مسٹر ولیم شا۔ بسٹن

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک۔

میر مجلس پادری ڈبلیو ایچ ایس ہیکل بسین برجا۔

عبادتی جلسے پادری ایس اے ڈی۔ باگز آسام۔

اینڈیور نیشنل کی رول یعنے حاضری اور مختلف یونین کے ریسپانسز۔

درس۔

ملک کو اینڈیور کے لئے تحریک کرنا۔ پادری جویل واعظ لال ایم۔ او۔ ایل۔ دہلی۔

کلیسیا کو اینڈیور کے لئے آمادہ کرنا۔ پادری جوزف رابنسن ایم۔ اے۔ آسٹریلیا۔

غیر مسیحیوں کو اینڈیور کے لئے اوکسانا۔ پادری بی سی سرکار ایم۔ اے کلکتہ۔

۲½ بجے سے ۵ بجے تک۔

شہر آگرہ کے کئی خاص مقامات پر میدان میں عبادتیں

چیف مارشل پادری ڈبلیو اے مینسل ڈی۔ ڈی بریلی۔

۵½ سے ۶½ بجے تک

میر مجلس راجہ سر کنور ہرنام سنگھ اہلووالیہ کے سی آئی۔ ای جالندھر۔

عبادتی جلسے پادری جے۔ ایچ بروان پی۔ ڈی کلکتہ۔

درس۔

مسیح کا پیغام ہر ایک شخص کو پریذیڈنٹ ایچ سی کنگ ڈی ڈی۔ اوبرلین امریکہ۔

۶½ بجے سے ۷½ بجے تک۔

کانفرنس کرسچن آمد۔ پادری پادری فرینس ای کلارک ڈی۔ ڈی ایل ڈی۔

ہندوستانی آڈوی ٹوریم

سنیچر نومبر ۲۰

۱½ بجے سے ۲ بجے تک



مضمون "ہندوستان کے لئے مسیح"۔

میر مجلس پادری پی بی رائے۔ سہارنپور

عبادتی جلسہ پادری ای۔ آر فج۔ اٹاوہ

درس۔

ڈاکٹر ایس کے دتا۔ اور ڈاکٹر گریسیم۔

۵½ سے ۷½ تک۔

میر مجلس پادری پی گریہم چلی بی۔ ڈی وزیر آباد۔

عبادتی جلسہ پادری گنڈا مل ظفروال۔

درس ڈاکٹر وایکاف اور ڈاکٹر ہیوم۔

اتوار نومبر ۲۱

۸½ بجے سے ۱۱½ تک

کنونشن سرمن۔ پادری طالب الدین بی۔ اے۔ لاہور

پیر نومبر ۲۱

۷½ بجے سے ۹½ تک۔ ۲۰۲

عبادتی جلسہ پادری آر۔ ایم مکنٹاش آگرہ

درس ڈاکٹر کلارک اور مسٹر ولیم شا

منگل نومبر ۲۳۔

۷½ بجے سے ۸½ تک

دعائی مجلس اور مختصر وعظ مضمون "دسواں حصہ اور امن کا گھنٹہ"

ہادی پادری پی سی۔ بی۔ ویبر آگرہ

۸½ بجے سے ۱۰½ تک

میر مجلس پادری مویل سی۔ ڈیوڈ کانپور

عبادتی جلسہ ڈاکٹر جے۔ گھوش۔ الہ آباد

درس مس وہیدلی اور مسٹر ایم شا۔

۵½ بجے سے ۶½ تک

میر مجلس حزقیا ڈیوڈ اسکوائر جج شمال کاز کورٹ آگرہ

عبادتی مجلس پادری جے این موکند۔ بی۔ اے آگرہ

درس۔ پادری ڈبلیو سکاٹ بی۔ ڈی سیالکوٹ۔

۶½ بجے سے ۷½ بجے تک۔

۴۰۴ عبادتی جلسے مختصر وعظ مضمون "مسیحی زندگی اور خدمت کے لئے روح القدس کی ضرورت"۔ پادری جے این فورمن۔ مین پوری۔ ۸½ بجے سے ۱۰½ بجے تک۔ میر مجلس اے۔ سی۔ مکرجی۔ اسکوائر بی اے۔ بنارس۔

کانس کرٹین آور۔

ہادی پادری جے۔ سی۔ آر۔ یوانگ۔ ڈی ڈی۔ ایل ایل ڈی لاہور۔

ریاکاری

ریا حلال شمارند وجام بادہ حرام۔
زہے طریقت وملت زہے شریعت کیش۔

منجی وارین ربنا یسوع المسیح نے یہودی کلیسیا کے خادمان دین اور شرع والوں کو خطاب کر کے فرمایا

(۱) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے۔ اس لئے کہ آسمان کی بادشاہت لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو۔ اور نہ داخل ہونے والوں کو ہونے دیتے ہو۔

(۲) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے۔ کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو۔ تو جب وہ مرید ہو چکتا ہے۔ تو اُسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

(۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے۔ کیونکہ پودینے۔ سونف اور زیرے پر دہیکی لگاتے ہو۔ اور تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنے انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازم تھا کہ ان کو کرتے۔ اور اُن کو بھی نہ چھوڑتے۔

اے اندھے راہ بتانے والو۔ جو مچھر کو تو چھانتے ہو۔ اور اُونٹ کو نگل جاتے ہو۔

(۴) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے۔ کیونکہ پیالہ اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو۔ مگر وہ اندر لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔ اے اندھے فریسی پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ اوپر سے بھی صاف ہو جائیں۔

(۵) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے۔ کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔ مگر اندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو۔ مگر باطن میں ریاکاری اور بدکاری سے بھرے ہوئے ہو۔

ہمارے مبارک خداوند کے پاس ہر طرح کے گنہگار آتے اور وہ خود بھی اُن کے ہاں جاتے تھے۔ وہ سب مشہور گنہگار تھے جن سے فقیہہ اور فریسی اور راستباز لوگ نفرت کرتے تھے۔ اُن سے راہ رابطہ رکھنا۔ ملنا جلنا۔ کھانا پینا سخت گناہ سمجھتے تھے مگر آپ اُن سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان سے پیار کرتے اور ان پر رحم کی نگاہ رکھتے تھے محصول لینے والے مشہور گنہگار۔ کسبیاں۔ شرابی آپ کے قدموں پر بیٹھ کر الٰہیات کا سبق حاصل کرتے۔ توبہ کر کے آنسوؤں کے دریا بہاتے جب اس قسم کے لوگوں کو فقیہہ اور فریسی آپ کے پاس دیکھتے تو سخت ناراض ہوتے غصہ سے بھر جاتے۔ اس لئے اُنہوں نے آپ کا نام محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار رکھا۔ انہوں نے تو بدنام کرنے اور طعنہ زنی کے طور پر یہ خطاب دیا مگر رب یسوع نے اس کو خوشی قبول کیا۔ آپ نے کبھی کسی گنہگار کو ملامت نہیں کی۔ ترس کھایا۔ رحم کیا۔ بچایا۔ فرمایا۔ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور نجات دے۔ اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ بھلے چنگوں کو حکیم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ بیماروں کو۔ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں۔

یہ سچ ہے کہ قدوس خدا کو ہر طرح کے گناہ سے نفرت ہے۔ اور اس کی نظر میں ہر طرح کا گناہ قابل ملامت اور لائق سزا ہے۔ مگر ریاکاری ایسا گناہ ہے کہ جس پر آپ ذات پاک نے ملامت کی۔ گنہگار تو ہر ایک شخص ہے

مگر ریاکاری جیسی مخفی ہے ۔ وہ اُس قدوس کی نظر میں مورد ملامت ہے ۔

ہمارے خداوند کی پہلی آمد پر یہودیہ کلیسیا میں ریاکاری خاندان دین میں سخت تھی ۔ اور جب اُس قدوس نے اُن کی ریاکاری پر ملامت کی تو وہ سخت دشمن ہو گئے ۔ اور جان مارنے کے درپے ۔ اب ہمارے خداوند کی دوسری آمد کی تیاری ہو رہی ہے ۔ کال ۔ مری ۔ بھونچال ۔ لڑائیاں ۔ جدائیاں ۔ کلیسیا کی ترقی کے واسطے تری اور خشکی کے بھی دورے ہو رہے ہیں ۔ دنیا کے لوگوں میں مذہب برائے نام ہے ۔ مذہب کی آڑ میں دنیا کمانے کا مقدم خیال ہے ۔

ہمارے خداوند نے فرمایا کہ کیا جب ابن آدم آویگا ۔ تو زمین پر ایمان پاویگا؟ کیا سچ مچ اس وقت کلیسیا میں ۔ ظاہرداری کا زور نہیں ۔ ہم گنہگاروں ۔ شرابیوں کو تو ملامت کرتے ہیں ۔ مگر خود فریبیوں کے گناہ میں تو شریک نہیں؟ موجودہ کلیسیا کی حالت دیکھکر کیا یہ سوال تو دل میں نہیں پیدا ہوتا کہ اگر اس وقت بھی عالم ہمارے درمیان آوے ۔ تو ہمارا اُس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

اب چونکہ وہ عدالت کے لئے آنے والا ہے ۔ اور سچ مچ آنے والا ہے ۔ بلکہ دروازے پر ہے ۔ ہماری روحانی حالت کیسی ہے ۔ ہم سب کو خداوند کی عدالت میں کھڑا ہونا ہے ۔ مسیحی بھائیو ۔ مسیحی خادمو ۔

ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے ۔

زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہے ۔

قدوس نام کے قلب کی حفاظت میں محفوظ ہو جاؤ

راقم

اسم اعظم بکند کار خود اے دل خوش باش ۔
کہ بہ تلبیس وحیل دیو مسلمان نشود ۔

بقلم

خادم صلیب

ہندو مذہب میں ہل چل

آجکل ہل چل کی آواز ہندوستان کے ہر گوشے سے آ رہی ہے کوئی اخبار اُٹھاؤ کسی لیکچر میں جاؤ ۔ ملکی ہل چل مجلسی ہل چل تمدنی ہل چل ۔ اور مذہبی ہل چل کے راگ الاپے جاتے ہیں ۔ اس بیمار آدمی کی طرح جو کہ ڈاکٹر کی دوا سے شفا پانے لگتا ہے ملک ہندوستان جو کہ صدیوں سے بستر مرگ پر پڑا تھا ۔ مغربی علم کے تیر بہدف علاج سے کروٹیں لینے لگ پڑا ہے جس طرح کہ بیمار آدمی کے رشتہ دار اُس کو صحت پاتے دیکھکر پھولے نہیں سماتے اسی طرح بھارت ماتا کے لخت جگر اُس کی نئی زندگی پر خوشی کے مارے دیوانے ہو رہے ہیں ۔ سوال اُٹھتا ہے کہ یہ نئی زندگی ہمارے ملک کو کہاں سے نصیب ہوئی؟ کیا صرف مغربی تعلیم سے؟ ہرگز نہیں ۔ اس زندگی کے پانی کا سرچشمہ کوئی اور ہے ۔ مغربی تعلیم کے جسم میں جو مسیح کی روح کام کر رہی ہے اس زندگی کا اصل منبع ہے ۔ مغرب کی تعلیم جس میں مسیحیت کی تعلیم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ کہ اس ملک کی حالت کو جو کہ جبل مردار کی طرح ہو گئی تھی ۔ بالکل ہلا دیا ۔ ملک میں نئے خیالات کی لہریں موجزن ہونے لگیں ۔ خود انکاری اور محبت کی تعلیم نے جس کا مکمل نمونہ مسیح کی زندگی میں پایا جاتا ہے ۔ ذات پات کی زنجیروں کو توڑ ڈالا ۔ برہمن اور شودر کے تفرقہ کو دور کر دیا ۔ توہمات اور باطلات جو ملک کی ترقی میں سد راہ تھے ۔ اس روشنی کے سامنے بادلوں کی طرح کافور ہونے لگے ۔ قومیت کی الف بے تے ہندوستان نے پہلی دفعہ سیکھی ۔ ورنہ کہاں کی حب الوطنی اور کہاں کا بیچارہ ملک ۔ یہاں تو بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا تھا یہاں تو دختر کشی اور اطفال کی شادی نے ڈیرہ جما رکھا تھا ۔ مذہب کے نام پر جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں ۔ لیکن خداوند خدا جو کہ قوموں کی قسمتوں کا والی اور رہنما ہے اس گری ہوئی حالت کو کب گوارا کر سکتا تھا [illegible]

سے ایک قوم کو تحریک دی اور اُبھارا کہ روشنی کی شعاع بکر اس بدنصیب ملک میں آئے ۔ چنانچہ اہل یورپ اس روشنی کو جو کہ مسیح کی صلیب سے چمکتی ہے ہاتھوں میں لئے ہوئے اس تاریک مقام میں آئے ۔ اس روشنی کے پھیلنے کا کیا نتیجہ ہوا ۔ ہر طرف خاصکر مذہبی دنیا میں بیداری کے آثار پیدا ہونے لگے ۔ یہ بیداری ہندو مذہب میں خاصکر نمایاں ہے ۔ وہ ہندو مذہب جو کہ صدیوں سے ایک مضبوط قلعہ کی طرح مستحکم تھا جس نے بدھ کی تعلیم کو اس ملک سے بڑی کامیابی کے ساتھ نکال دیا تھا وہ ہندو مذہب جس نے محمود غزنوی اور اورنگ زیب کی تلوار کو توڑ ڈالا جس کے سامنے مذہبی جہاد کے جوش نے تسلیم خم کیا وہ ہندو مذہب جس میں کبیر و نانک کی تعلیم اصلاح نہ کر سکی ۔ آج وہ مسیح کی تعلیم سے بالکل ہل گیا آج وہی برہمن جو کہ بت پرستی کے حامی اور دل دادہ تھے ۔ بت شکن ہو رہے ہیں ۔ آج اس بنارس نگر میں علم سنسکرت کا سرتاج عیسائی مذہب کو قبول کرتا ہے ۔ آج اس شہر میں مسز اینی بسنت ہندو لڑکیوں کی گرو بن بیٹھی ہے ۔ جہاں کہ ایک وقت یہ سکھلایا جاتا تھا کہ شودروں کے کانوں میں سیسہ بھر دیا جاوے ۔ تاکہ وہ ویدوں کے متبرک الفاظ کو نہ سن سکیں ۔ آج اس جگہ ولایت کی ایک انگریز لیڈی ویدوں پر لکچر دیتی ہے ۔ اور ہندو لوگ اُس کو خوشی سے سنتے ہیں ۔ اور تالی بجاتے ہیں ۔ ہر طرف کوشش ہو رہی ہے کہ ہندو مذہب کی اصلاح کی جاوے ۔ آریہ سماج اور برہمو سماج ہندو مذہب کو نیا لباس پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ وسائل جو کہ پادری صاحبان عیسائی مذہب کی اشاعت میں کام میں لاتے ہیں ۔ انکو نقل کر رہے ہیں ۔ جماعتی عبادت جو کہ پہلے ہندو مذہب میں مفقود تھی ۔ اب جاری ہوتی جاتی ہے ۔ عورتوں کی تعلیم کی حمایت بڑے زور شور سے ہو رہی ہے ۔ بت پرستی اور آگ پرستی کی جگہ ویدوں سے زبردستی توحید نکالی جا رہی ہے ۔

(باقی آئندہ)

انتخاب الاخبارات

افغانستان میں ہتھیاروں کی عام اجازت

افغانستان میں آلات حرب کی خرید و فروخت کی نہایت آزادگی ہو رہی ہے۔ امیر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ تمام خوشحال مسلمان اور ہندو روسا بندوقیں اور کارتوس اپنے پاس رکھیں اور اسلحہ خانہ کے تمام پرانے ہتھیار فروخت ہو رہے ہیں مگر مزل لوڈنگ بندوقوں کی قیمت تین تین چار چار روپیہ سے زیادہ وصول نہ ہوئی کارتوس بھی بہت ارزاں فروخت ہوئے۔ شہر کابل اور اس پاس کے دیہات میں اب شاید ہی کوئی شخص بغیر ہتھیار کے باقی ہوگا۔ بلوہ اور فساد کے موقعہ پر بڑی مشکل ہوگی

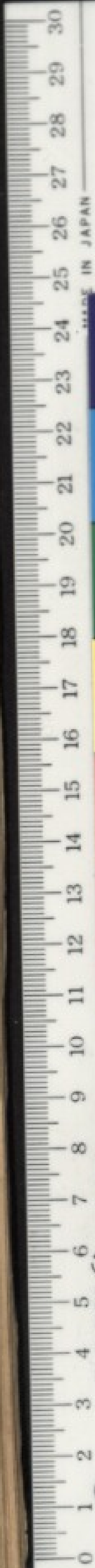
نجومیوں کا گول جوگ

سمت ۱۹۶۷ کا جنتری پنچانگ جو بمبئی سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ پنچانگ بدی ۱۴ کو گول جوگ یعنے ستاروں کا قران برج میزان میں شروع ہوگا اور کاتک سدی ۱۲ تک رہیگا۔ اس کا پھل بہت ناقص ہے۔ بیماری جنگ قحط اور زلزلہ کی آفتیں دنیا میں نازل ہوں۔ یہ وہی ہے جو جوگ ۱۹۵۶ء میں بھی تھا۔ اور اس سال جو کچھ نقصان جان و مال کا ہندوستان میں ایک عالمگیر قحط اور اس کے بعد بیماری بخار وغیرہ سے ہو چکا ہے اس کو لوگ اب تک نہیں بھولے ہیں۔ اور اب پھر وہی بلا درپیش ہے۔ خدا خیر کرے اور اس بلا کو ٹالے۔ ورنہ مشکل ہے۔ ابھی تک دوسرے پنچانگ ۱۹۶۷ کے نہیں نکلے ہیں۔ دیکھیں وہ کیا کہتے ہیں۔ اگر ان کی پیشینگوئی بھی اس کے مطابق ہو تو لوگوں کو اپنے اپنے مقدور کے مطابق حفظ ماتقدم سے دریغ نہ کرنا چاہیے۔ سب سے بڑی بلا قحط ہے۔ اس کا اثر امیر و غریب سب پر برابر پڑتا ہے۔ مگر غریب اپنی کم نصیبی سے زیادہ تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ جنہوں نے سمت ۱۹۵۶ء میں یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ کیسی مصیبت لوگوں پر گزرتی ہے۔

بہترین علاج قحط کے دفعیہ کا غلہ ہے اور اسی لئے زمانہ پاستان میں ہر جگہ کچھ نہ کچھ ذخیرہ غلہ کا موجود رہا کرتا تھا۔ اور اس وقت سرکاری غلہ سے رعایا کی بہت کچھ شکم پروری ہو جاتی تھی۔ اور ہلاکت تک نوبت نہیں پہونچتی تھی۔ اب وہ بات نہیں ہے مگر گورنمنٹ غلہ کے عوض زر کثیر رعایا کی پرورش میں صرف کرتی ہے۔ مگر جو غلہ ہو تو اتنا خرچ نہ پڑے۔ مگر غلہ تو باہر کھینچا چلا جاتا ہے۔ اور قحط میں بہت گراں ملتا ہے جس سے مشکلات دو چند ہو جاتی ہیں۔ خیر اب اس سال تو بارش بھی خوب ہو گئی اور دونوں فصلوں کے کافی پیدا ہونے کی اُمید ہے۔ اس لئے اگر سب لوگ اپنے اپنے خرچ کے موافق دو فصلوں کا غلہ جمع کر رکھیں بتقدیر قحط سالی آئندہ کی جس کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ بہت کچھ سہولیت اور آسانی ہو جانا ممکن ہے۔ اور یہ کچھ مشکل بات ہی نہیں ہے۔ ہر آدمی اپنی حیثیت کے موافق سال بھر کے لئے کسی نہ کسی تدبیر سے غلہ محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس وقت سرکار دولت مدار کی توجہ بھی گرانی غلہ کی طرف ہو رہی ہے اور اس کا علاج سوچا جا رہا ہے۔ ہماری رائے ناقص میں ایک علاج یہ بھی ہے کہ ہر ایک گاؤں میں امداد قحط سالی کے نام سے کسی قدر فی کھیت لے کر نمبرداران کے پاس جمع کرایا جاوے اور وہ ایسے وقت میں بہت کام آوے۔

عیسائی اور ہندوستانی

ہمعصر آریہ گزٹ رقمطراز ہے کہ عیسائیوں کے ارادے چاہے وہ پاک ہوں یا بد ایسے مضبوط ہوتے ہیں کہ کمزور نہیں پڑنے پاتے ہیں۔ انکی آہستہ آہستہ ترقی آخر کو نتیجہ پیدا کیا کرتی ہے۔ پنجابی میں ایک مثل مشہور ہے کہ "انگلی پکڑتے پہونچا پکڑا"۔ عیسائی لوگ اس پنجابی مثل پر کچھ ایسے کاربند ہیں کہ جہاں جاتے ہیں اپنا تصرف جمانے میں نمایاں کام کر دکھلاتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ ایک جگہ پر کن ناجائز و جائز وسائل پر قبضہ پاتے ہیں۔ یا کن حیلجات سے غیر مذاہب کے دلوں کو تسخیر کرتے ہیں۔ لیکن یہ صاف عیاں ہے کہ ان کو ایسا کرنے میں ایک خاص ملکہ ہے۔ ہندوستان میں ان کی کارگزاری کی تاریخ کچھ ایسی مختصر نہیں کہ جلدی بیان ہو سکے۔ کلیسیا کے احوال پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷۹۲ء میں انگلستان کی ایک سوسائٹی نے اول یہاں کام شروع کیا۔ اب اس میں ۲۰۰ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ پہلے صرف ان کے پاس ۱۵۰۰ پونڈ چندہ ہوا۔ جو رفتہ رفتہ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ تک پہونچ گیا۔ جو ۲۴ کروڑ روپیہ ہوتا ہے۔ جب ڈاکٹر کیری صاحب اس ملک میں آئے تو صرف ایک شخص تھا۔ سو سال کے بعد پادریوں کا شمار ۹۰۰۰ تھا اور ان کے مددگار ۵۰۰۰ مقرر شدہ خادم تھے اور ۲۶۰۰۰ مددگار تھے۔ پہلے وقتوں میں بہت تھوڑے ملکوں میں مشنری جا سکتے تھے۔ اب عنقریب دنیا بھر کے ملکوں کے راستے ان کے لئے کھلے پڑے ہیں۔ جو غیر مذاہب سے مسیحی کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک جا پہونچی ہے۔ عیسائیوں کو جو ترقی ہندوستان میں نصیب ہوئی ہے کسی اور ملک میں نہیں ہوئی۔ اور اس کی بڑی بھاری وجہ اپنے مذہب کے اصولوں سے ناواقفیت اور علم سے بے بہرہ ہونا ہے۔ سب سے اول ۱۷۹۳ء میں جب ڈاکٹر ہند کو آئے تھے تو اس وقت ان کو بڑی بھاری مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لیکن ان کی مستقل مزاجی اور انگلستان والی پرشنوں کے زر کی امداد نے ان کا حوصلہ بڑھا دیا۔ اور آخر وہ ہوا۔ جو آج ظہور میں آ رہا ہے کیا ہمارے آریہ بھائی جو وید کی دھرم کو عرب کے ریگستان میدانوں تک پہونچانے کا دعوے رکھتے ہیں عیسائیوں کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھکر پہلے گھر کا ہی فکر نہ کرینگے





اور وہ گھر کی چار دیواری سے باہر قدم رکھتے ہوئے نہیں دیکھیں گے کہ کس طرح عیسائی لوگ چپ چاپ ہندوؤں کے بھیس میں آپ کی قوم کو اندہی اندر کھوکھلا کر رہے ہیں۔"

نور افشاں۔ ہمعصر کو ہم اس ترقی کے لئے تعجب کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پر ان کو اُس کے اصلی راز کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اس کا اصلی سبب خداوند یسوع مسیح خود ہے جس نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ "میں زمانے کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں"۔ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہو کر یہ نمایاں کام کرتا ہے۔ اور جو ہمعصر اس سے اپنی قوم کو جوش دلاتا ہے۔ پر وہ روحانی طاقت اور قوت کہاں سے آئے گی جو صرف الٰہی ذات سے مخصوص ہے۔ اور کسی بشر کو اس کی قوت حاصل نہیں۔ بشر بشر ہی ہے۔ اور خدا خدا ہی ہے۔ اندہی اندر کھوکھلا کرنے کی عجیب کہی۔ ہمعصر خوب جانتا ہے کہ سانچ کو آنچ نہیں پر کذب کذب ہی ہے۔ جھوٹ کب تک چل سکتا ہے۔ آخر کو سچ کی ہی فتح ہوگی۔

ایک سادھو کی کرتوت

آج ایک اور واقعہ سننے میں آیا ہے

بروز سوموار لاہور سٹیشن سے کچھ فاصلے پہ تالاب کے سامنے ایک ہندو کی دوکان ہے۔ ایک سادھو اُس کے پاس آیا اُس ہندو نے اُسکی اچھی خاطر مدارت کی۔ اپنے گھر لے گیا۔ اور کھانا کھلایا۔ دوسرے روز وہ سادھو پھر آیا۔ دوکاندار کو فرصت نہ تھی۔ اُس نے سادھو کو کہا مہاراج آپ خود ہی جا کر گھر سے روٹی کھا آویں۔ ہندو گھر ستی کا مکان ڈیوڑھی دروازے کے اندر تھا۔ سادھو گھر آیا اور ہندو کی عورت نے اس کے آگے روٹی رکھی۔ سادھو آدھی روٹی کھا چکا تھا۔ کہ اس نے اچار مانگا۔ عورت اچار لانے کے لئے اُٹھی۔ ابھی عورت مشکل سے ایک قدم اندر کی طرف ہی ہوگی کہ ایک زبردست چھرے کا وار اُس پر کیا گیا۔ اُنکو منہ پھیرنے کی بھی فرصت نہ ہوگئی اور ایک اور وار ہوا۔ عورت بے چاری کی آنکھ اس ٹوٹ پائی نام ہاتہ سادھو کو سراپا دیتی ہوئی نکل گئی۔ بعد ازیں سادھو نے اُس کی لاش کو چارپائی پر ڈالا اور اوپر لحاف دیدیا۔ اور اُس کے بدن سے تمام زیور اُتار لئے نیز گھر کی اور بھی تمام نقدی اور زیورات کی پونجی کو سنبھالا اور رفوچکر ہو گیا۔ کچھ وقفہ کے بعد محلہ کی ایک عورت ہندو مذکور کے گھر آئی اور اس خوفناک و دہشتناک سین کو دیکھا فوراً اس ہندو کو اطلاع دے دیگئی۔ آخر پولیس نے سادھو مذکور کو ایک تالاب پر کپڑوں کو دہوتے دیکھا جو لہو کے چھینٹوں سے خراب ہو گئے تھے۔ آخر بے رحم سادھو نے تمام معاملے کا اقبال کیا۔ اب سادھو صاحب زیر حراست ہیں۔

عورتوں کی اپیل کوئن وکٹوریہ کے نام

یہ بات آج کل بھی زبان زد خلائق ہے کہ شری متی سورگ باشنی کوئن وکٹوریہ کے عہد میں عورتوں کا راج تھا۔ اور اس میں سندیہ بھی نہیں کہ انہیں اپنی ہمجنس عورتوں کا بڑا ہی پاس تھا۔ اس لئے مستورات آج اُن کی وفات کو عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی مصیبت میں انکو یاد کرتی ہیں۔ اور انہیں کے نام پر اپیل کرنا مناسب سمجھی ہیں۔ انگلستان کی عورتیں۔ موٹر کاروں کی وجہ سے سخت مصیبت میں ہیں۔ اُنہوں نے ہر چند لوکل حکام سے شکوہ شکایت کی مگر کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ اسلئے اب انہوں نے ملکہ مرحوم کے نام پر اپیل کی ہے۔ اور اپنی درخواست میں لکھا ہے۔ کہ ہمیں موٹر کاروں کی مصیبت سے بچاؤ۔ اُن کی بدولت ہماری زندگی مصیبت میں گزرتی ہے۔ ہمارے بچے ہمیشہ خطرے میں رہتے ہیں۔ ہماری تمام اشیا گرد و غبار سے آلودہ رہتی ہیں۔ ہم اس گرد و غبار کے خوف سے اپنی کھڑکیاں نہیں کھول سکتیں۔ رات کو ان کی شور و شغب کی وجہ سے چین سے سو نہیں سکتیں۔ اگر موٹر کار والے آبادی میں سے آہستہ سے موٹر کار لیجایا کریں تو بہت کچھ تکلیف دور ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اسلئے ہماری آرزو کی کچھ شنوائی نہیں ہوتی لہٰذا ہم مستورات انگلستان کی ملکہ مرحومہ کے نام پر اپیل کرتی ہیں کہ ہماری تکلیف کو دور کرنے میں مدد پہنچاوے۔

نیم حکیم خبردار ہو جائیں

بمبئی یونیورسٹی میں برٹش امریکن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ڈاکٹروں کا ایک جلسہ ہوا کا لونیل لفٹننٹ ڈیوک پرنسپل گرانٹ میڈیکل کالج نے ہندوستان کے میڈیکل پریکٹیشنروں ڈاکٹروں حکیموں کی جسٹری کے متعلق ایک ایڈریس پڑہا۔ اس جلسے میں ایک صد سے زیادہ مرد اور عورتیں جو ڈاکٹری کرتی ہیں موجود تھے۔ اُنہوں نے اس ایڈریس کے بعد اس پر مباحثہ کیا اور اخیر میں نتیجہ ہوا کہ۔

"اس جلسہ کی رائے میں اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ برہما اور ہندوستان کے میڈیکل کے پریکٹیشنروں کے لئے قانون رجسٹری بنایا جاوے"۔ اب یہ رزولیوشن یونیورسٹی کے سامنے پیش ہو کر گورنمنٹ کے پاس منظوری کے لئے بھیجا جاویگا۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ پاس ہو جاوے گا۔ اس لئے اب نیم حکیموں کو بوریا بدھنا اٹھا لینا چاہیے۔ ورنہ اُن قبروں کے ساتھ اُن کی بھی ایک قبر تیار ہو جاویگی جو کہ وہ عوام کی جانیں تلف کر کے بنوا چکے ہیں۔ ہم گورنمنٹ سے مودبانہ عرض کرتے ہیں کہ وہ جلد اس ایکٹ کو پاس کر دے تاکہ کھوٹے کھرے میں تمیز ہو سکے۔ موجودہ صورت میں تو کئی اعلیٰ رتن بھی اشتہاری حکیموں کی اُڑائی ہوئی دہول سے خاک میں ملے ہوئے ہیں۔

افریقہ میں ایک درخت ایسا موجود ہے۔ جس کی عمر ۵۰۰۰ سال کی ہے۔

گلدستہ اخبار

شاہ ایڈورڈ ہفتم کی زندگی کا بیمہ ایک بڑی بھاری رقم کے لئے ہو چکا ہے۔

سینٹ پال کیتھیڈرل ۹۵۰۰۰ پونڈ کے لئے انشور ہوا ہے۔

صرف شہر لنڈن میں بن کا سالانہ خرچ ۲۰۰۰۰۰ ٹن ہے۔

برلن کے فوج میں گرمی کے بچاؤ کے لئے پانی سے بھرا ہوا کوٹ پہنتے ہیں

پوپ کے پاس اس کے اپنے خط و کتابت کے لئے جن کا شمار ۲۲۰۰۰ خطوط ہے ۳۵ سکتر کام کرنے والے ملازم ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹس میں ۱۲ پیچھے ایک آدمی ریلوے کا ملازم ہے۔

روسی ریلوے سٹیشنوں پر ہر جگہ شکایت کرنے والی خاص کتابیں موجود رہتی ہیں۔ اور مسافر حسب منشا شکائتیں درج کرتے ہیں جنکی شنوائی ہوتی ہے۔

ہر صبح ۸ بجے سے ۹ تک شہر لنڈن میں ۱۲۰۰۰۰ آدمی داخل ہوتے ہیں اور ہر شام ۶ بجے سے ۷ تک ۱۰۰۰۰۰ آدمی داخل ہوتے ہیں۔

لنڈن کے کرسٹل پیلیس میں دنیا میں سب سے زیادہ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اس میں ۱۰۰۰۰۰ آدمی بسہولیت سما سکتے ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ تمام دنیا میں ۴۰ برس کے عرصے میں گیہوں کی پیداوار ۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰ بوشل سے بڑھتے بڑھتے اب ۳۲۰۰۰۰۰۰۰۰ بوشل تک پہونچ گئی ہے۔

ملک یوگنڈا کو جتنی بائبلیں بھیجی جاتی ہیں۔ اُن کو دیمک کے صنادیق میں بند کر کے بھیجنا پڑتا ہے۔ کیونکہ افریقہ کی دیمک ان کے اُوپر کے ڈبوں کو بالکل کھا کر خاک بنا دیتی ہے۔

پنجاب ہندو سبھا نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے اور گورنر جنرل آف انڈیا کے پرائیویٹ سکرٹری کو تار بدیں مضمون بھیجی ہے۔ کہ پنجاب ہندو سبھا نہایت ادب سے استدعا کرتی ہے کہ بدھ دیو کی راکھ کو ہندوستان میں ہی رکھا جائے۔

مراکو کے ظلم کی بابت آگے ہم خبر لکھ چکے ہیں۔ کہ سلطان مراکو نے سلطنتوں کے ایلچیوں کو یقین دلایا ہے کہ آئندہ کو قیدیوں کیساتھ بے رحمی کا سلوک نہ ہوگا۔

وہ خیال کہ ایک سکہ دو پیسے کی قیمت کا جاری کرنا چاہئے۔ جو سرکار کے سامنے پیش تھا برطرف کر دیا گیا ہے تاوقتیکہ موجودہ سکہ جو ایک آنہ کی قیمت کا ہے کامل طور سے رائج نہ ہو جاوے۔

ریوٹر طہران سے خبر دیتا ہے کہ پرشیا کے پرانے بادشاہ ملک روس کے لئے روانہ ہو گئے۔

دنیا میں سب سے زیادہ گہرا کنواں اس وقت فرانس میں ہے جس کا عمق ۳۱۰۴ فیٹ ہے۔

معزول شاہ ایران کا وظیفہ جس کی نسبت خبر تھی کہ ۷۵ ہزار روپیہ سالانہ ہوگا۔ اب اس کو بڑھا کر اڑہائی لاکھ روپیہ سالانہ کر دیا گیا ہے اور قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔

لوکل

نوٹ سازی ہم سنا ہے کہ محلہ اقبال گنج میں ولی محمد خیاط کی دوکان پر ایک شخص مسمی جیلانی گاہے گاہے آیا کرتا تھا۔ وہ ایک دن ولی محمد سے کہنے لگا۔ کہ تم پژمردہ خاطر نظر آتے ہو کیا وجہ ہے۔ ولی محمد نے جواب دیا۔ کیا کروں قرضدار ہوں اور اس قدر آمدنی نہیں کہ میرے اخراجات کے لئے کافی ہو۔ اس پر میاں جیلانی نے کہا واہ یار اُداس نہ ہو۔ آج ہمارے شاہ صاحب آئے ہوئے ہیں وہ نوٹ سازی کے بڑے مشتاق ہیں۔ دس دس۔ پانچ پانچ روپے کے جس قدر نوٹ بہم پہونچا سکتے ہو۔ بہم پہونچاو شاہ صاحب ان کے دس گنے کر دینگے۔ بس پھر کیا تھا۔ میاں ولی محمد کی تو باچھیں کھل گئیں جھٹ اپنی پھوپھی کا زیور لالہ گھنیا لال سود کے پاس پانسو روپے میں گرو کر دیا پانسو روپیہ یہ اور دو تین سو روپیہ اور بہم پہونچا کر نوٹ خرید لئے اور خوشی خوشی شاہ صاحب موصوف کے پاس لیکر حاضر ہوا۔ شاہ صاحب نے باغ سبز دکھلا کر وہ نوٹ تو اُٹھا لئے۔ اور چند کاغذ کے ٹکڑے بوتل میں ڈالکر دیئے اور کچھ مصالح اپنے پاس سے دیا اور کہا کہ اس مصالح کو بارہ گھنٹے کے بعد بوتل میں ڈالدینا۔ دس گنے نوٹ بن جائینگے۔ ولی محمد خوشی خوشی گھر آیا اور بمشکل تمام بارہ گھنٹے ختم ہوئے۔ مصالح کو بوتل میں ڈالا۔ کاغذات کے ٹکڑے جلکر راکھ ہو گئے۔ پھر تو ولی محمد سر پیٹتا رہ گیا۔ اور ہوش جاتے رہے اور سوائے اس کے کہ پولیس میں اطلاع دے اور کیا بن سکتا تھا حاکمان پولیس نے بڑی ہوشیاری سے شاہ صاحب اور میاں جیلانی کو گرفتار کر لیا ہے تحقیقات ہو رہی ہے دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

اشتہار

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

۲۰ ہر خرچ بات ہی کیا ہے ۔ دیکھو گری کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ جانا بھی ناممکن ہے ایسے وقت ہر کیوں نہیں ایک شیشی عرقی نور گھر میں ڈال رکھتے ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا **اصل عرق کافور**۔ ۲۴ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچ گئی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں منگا دل بھر کیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عر ڈاک محصول کیسو تک شیشی تک ۵ر **امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمایئے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمایا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ پیسہ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس اخبار کا نام لکھئے ۔ ٹرسوں کے نام پتہ صاف صاف لکھیئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول ۱۲ مع محصول سنہ محصول ۸ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے ۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کاموں کی خاطر شایع ہوتا ہے ۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط و کتابت بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے ۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو بی ۔ اے بیا در صاحب چھانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے ۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ معہ محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان پنجاب " "	عہ
غیر ملک سے "	عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲/	۱۴/	ے
چوتھائی کالم	۱۴/	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ۔

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استاد
تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

گر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ ۔ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر و کونول وکرسی و میز وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری ۔ میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے ۔ قیمت رکشا للعہ سے ۱۰۰ ماہ تک کرکونول للعہ

مزید دریافت حال کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی کبھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری تولہ سے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

[illegible]

[illegible]

المشتہر پروفیسر میا سنگہ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براون چھپا اور شایع ہوا